

REGISTERED NO 783
1931
LUCKNOW
OUDHPUNCH
۱۹۳۱ء
1931
कीमत पेशगी
सालाना ५
छमाही ३
तिमाही २

پانچسو روپیہ انعام

ماتا جی کی بتائی ہوئی مشہور گولی ... کی عجیب [illegible]

... انعام۔

ہزار ہا ... [illegible]

کا علاج کرنے ... [illegible]

استعمال کر کے صحت حاصل کریں ... [illegible]

ثابت کرے ... پانسو روپیہ انعام ... [illegible]

... قیمت صرف ... ہے (...)

اکمل کشور رام نمبر ۱۲ پوسٹ کٹری کا سرا کیا

شرائط ایجنسی

(۱) دو روپیہ نقد پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) ... [illegible]

(۳) ... [illegible]

(۴) حساب ... [illegible]

کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔

(۵) ... [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ملک کشمیر کے تحفے

[illegible]

المشتہر: ... مالک ... چیدان والے

اود ھم ... جموں کشمیر دکان ...

تندرستی مستورات اور لطافت کا سنگھار

[illegible]

ہینے کون یا اکسیر شاما

[illegible]

... رام اینڈ برادرز ...

سید عبد الرزاق اینڈ کمپنی ...

ایس ... اینڈ کمپنی پوسٹ باکس نمبر ۲۵ کلکتہ

... [illegible]

گرانڈ ... [illegible]

سے طلب فرمائیں

(فرمائش کے وقت ... لکھئیے)

اودھ پنچ کی ... [illegible]

(۱) اودھ پنچ ... [illegible]

... [illegible]

... بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی ... [illegible]

... [illegible]

(قواعد و ضوابط)

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ ہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) ... [illegible]

... سالانہ قیمت لی جائے گی ... ہے۔

(۳) ... [illegible]

... [illegible]

(۴) ... [illegible]

... [illegible]

(۵) ... [illegible]

(۶) ... [illegible]

نوٹ: ... [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سیاحت ظریف

مؤلف

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی کا

سفرنامہ ... عجیب ... [illegible]

... [illegible]

... ہے۔

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ بابت ...

چند فائل برائے فروخت موجود ہیں۔ یہ مجلدات ...

... ظرافت و سیاست سے مالا مال ہیں۔

ہر کتب خانے میں محفوظ رہنے چاہئیں ... سوا

... کے بھی مکمل فائل ...

... فرمائش بھیجئے۔

اودھ پنچ ... اشتہار ...

... فائدہ اٹھائیے۔ منیجر

جلد ۱۶ نمبر ۱۳

مضامین

۱۳ اپریل ۱۹۳۱ء

نیرنگِ دنیا

(از حضرت قمر گیاوی)

یہ غل ہے مسلم و ہندو میں عداوت ہوگئی آپس میں — کہ جسکو سن کے ہوئی ہوش تک سے بے رنگ
تماشا خوب کیا گفتگو نے صلح کے بعد — بڑی کڑی تھی کہ دنیا ہوا ہے دنگ میں جنگ
سنا ہے نہ تھیں سب کا نہ جد کی راہیں — جو بڑے بڑے تھے بیٹھے تھے بہت بڑے سرہنگ
نہ تھا قیامت کبریٰ سے کم یہ ہنگامہ — سوار تھے چھڑا سان چراغ پاتے سرنگ
ہوئے ہیں قتل مسلمان سیکڑوں بے جرم — شکر سکا کوئی لاتے ہوئی یہ قہر کی جنگ
پڑے ہیں آج بیابان کی طرح یوں انسان — کہ جیسے اڑتے ہیں دشت و جبل میں کرگ و پلنگ
غضب کا ظلم کیا تھا یہ سخت گیروں نے — جو راہگیر تھے ان پہ ہوئی تھی بارشِ سنگ
جو بے گناہ تھے لیتے پناہ وہ کس کی — کہیں حد کی چڑھائی کہیں دہانِ تفنگ
نگاہ میں سب کی اجل پھر رہی یہ ہوئی نوبت — عجزوں کو چھپتے تھا نہ تھے رقیب سارنگ
سنا ہے روتے ہیں بچے آج انکی فرقت میں — گھروں میں بچے تھے کل جنکے پر بہ و زنانگ
لگا دی آگ شریروں نے سب گھروں میں تمام — اسی کو کہتے ہیں غافل جہان کا نیرنگ
وہ خاک و خون میں لتھڑے ہیں بے قصور بچے — گنہگار نقد ہیں کہ بدرنگ
کہاں کی طرح سو غم جہاں پر ہوئے ہیں — ہما بھی اڑتے ہیں جیسے پریوں کے مثال شانگ
بچے ایسے بھی ہیں جنکو قتل و غارت و ظلم — بجا ہے کہتے ہیں جیسے انکو اہلِ حسن رنگ
تمام ملک میں ہوجائے گی ایسی غفلت — جو اس نے کہا ہے بیٹھے جہاں پہ کے ڈھنگ

قمر ہے خوب یہ یادگار یہ تاریخ
بلا کا غدر ہوا کانپور میں بے رنگ

۱۹ ۶ ۳۱

انجامِ صلح

(از حضرت قمر گیاوی)

صلح گاندھی نے تو کی تھی آپ سے — کیوں تعجب کا ان سے نفرت ہوگئی

نوجوان کیوں انتساب میں مخرف — دشمنوں کو کیوں عداوت ہوگئی
بیشت کی جو ہر شیش کل جا سن ہرت — ہار کی کیوں آج شہرت ہوگئی
ہم تو یہ سمجھے تھے ہوگا امن اب — نقصان کی سب مصیبت ہوگئی
ہوگی اب بلند کپڑوں کی فروخت — عورتوں کی ختم بدعت ہوگئی
لیکن آئی ہے یہ اڑتی سی خبر — خلق محو قتل و غارت ہوگئی
پر جرم ہے شیخ کا دشمن تمام — سب فنا ہر مروت ہوگئی
ایسی آپس میں ہوئی ہے مار دھاڑ — غرق خوں ہمہ جرم خلقت ہوگئی
چھوکری پھرتے ہیں آہو کی طرح — مقتولوں کو بیسی وحشت ہوگئی
اتحاد اب ان سے ہونے کا نہیں — آشکارا سب حقیقت ہوگئی
ظلم سے وہ باز آنے کے نہیں — گرچہ ان پر عنایت ہوگئی
جنگ بعد صلح کرتے ہیں شریر — انکی ظاہر سب شرارت ہوگئی
جب مسلموں نے بتایا کچھ نہیں — ملک میں شکر کی قلت ہوگئی
جب جھکا آقا کے قدموں پر غلام — اور افزوں اسکی عزت ہوگئی

اسکی یہ تاریخ نادر ہے قمر
عارضی صلح رعایت ہوگئی

۱۹ ۶ ۳۱

منطق آرا بیگم بنام لارڈ اروِن

(دہتیال ۱۸ اپریل ۱۹۳۱ء)

والی قاہرہ اپنی بپتی بیان کرچکا تو سعد الدین والی بولاق نے کتاب اٹھا مرزا بولی اپنا افسانہ یوں کہا کہ حضور میں تین لاکھ اشرفیوں کا زیر بار ہوگیا۔ ادائی کی فکر میں کھانا پینا سونا نام کو تھا بیٹھنا حرام مجبوراً اپنی املاک بیچ کے ایک لاکھ اشرفیاں جمع کیں اور باقی کی جستجو میں حیران و پریشان بیٹھا تھا اتنے میں غلام نے خبر دی کہ دروازے پر چند آدمی ایک شخص کی حراست میں کھڑے ہیں جو تڑپ رہے ہیں کپڑے پہنے اور کمر میں چھری لگائے ہے۔ میں نے تلوار ہاتھ میں لی اور دروازے پر آیا۔ حال پوچھا مرد جرم پوش نے ظاہر کیا کہ ہم لوگ چور ہیں آج ہم نے بڑا مال لیا۔ سنا ہے کہ حضور کو اسوقت مال کی بہت ضرورت ہے ... کہا کہ یہ مال کسی بندۂ خدا کے مصرف میں آجائے تو بہتر ہو۔ شاید ہم گنہگاروں کا گناہ اسی نیکی کے باعث خدا معاف کرے۔

حضور میں نے ایک صندوق دیکھا جسے ... آدمی اٹھائے ہوئے تھے دیکھ کے مارے منہ میں پانی بھر آیا۔ جھپٹ کے کھولا تو سونا چاندی صندوق میں چوٹی تک بھرا تھا۔ خوشی خوشی تمام مال گھر کے اندر لا کے رکھ لیا۔

لہ کئی مہینے ... تھیں ایک ہی دھوم کا ... ۱۲ پنچ
کلہ شیخ صاحب کیا قابل تسبیح ... انھیں ... ہوئی ۱۲ پنچ

لہ ہندو بھی قتل ہوئے۔ اور اسی طرح قتل ہوئے دونوں کے مقتولوں پر افسوس کیجیے ۱۲ پنچ
کلہ ہندو مسلمانوں سے زیادہ برباد ہوئے۔ دوکانوں میں آگ لگ گئی۔ شہر بھی گھر رہے تھے ۱۲ پنچ
کلہ خاص وزیر کے سب ایجنسی ہونے کے ہیں ... کلہ کیا غدر میں خونی رنگ ... نہیں ۱۲ پنچ

...لوگ چلے گئے تو میں نے [illegible] ایک [illegible] نکلے ہوئے کہیں کر جاؤ خالی ہاتھ دیکھ کر تمہاری [illegible] اب میرا قرض پاک ہو جائے گا۔ [illegible] اور [illegible] کہاں اور اب [illegible] صبح کو [illegible] اس مال [illegible] کی جانچ کی تو معلوم ہوا کہ [illegible] کی جگہ پیتل اور چاندی کے عوض [illegible] جسکی قیمت بازار میں پانچ سو روپے سے زیادہ نہیں [illegible] گا۔

یہ حکایت ختم ہوئی تو علاؤالدین والی قرص نے بیان کیا کہ حضور مجھ پر بھی [illegible] گزری [illegible] والی [illegible] کے پاس [illegible] تو ایک گروہ آیا تھا میرے پاس ایک ہی شخص آیا جسکے چہرے [illegible] آثار [illegible] ہو رہے تھے اور کہنے لگا کہ میں جناب [illegible] سے فائدہ اٹھاؤں اور آپ ہی کے سامنے چوری سے توبہ بھی کروں [illegible] یہ ہے کہ اس طرح [illegible]

(بحسب [illegible])

سمن برغرض انفصال مقدمہ

([illegible])

نمبر مقدمہ ۱۳۹

[illegible]

بنام

[illegible]

[illegible] مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

[illegible]

...خلیس [illegible] کا گیا [illegible] میرے پاس ایک جب نہیں۔ ہاں حضور [illegible] فرمائیں کہ اب [illegible] کے [illegible] میرے [illegible] [illegible] میں سے [illegible] [illegible] بیس پچاس ہزار سے کم کا مال نہ تھا [illegible] شریف اس مرد [illegible] گئے ہوئے کہیں وہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] لاٹ صاحب [illegible] ایک [illegible] کی جگہ ہوتے تو [illegible] [illegible] اپنے [illegible] سے [illegible] کرنے کا [illegible] [illegible]

سمن برغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

بنام

[illegible]

[illegible] مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط [illegible] | مہر عدالت

...کے [illegible] کی [illegible] کریں [illegible] اور [illegible] خود بھی [illegible] [illegible] صلاح الدین [illegible] کی یادگار [illegible] [illegible] کی [illegible] سب [illegible] کر دیئے گئے۔

اطلاع [illegible] مقدمہ [illegible] انگریزی [illegible]

[illegible]

[illegible]	۲۴	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
میزان	۲۳۱	[illegible]

[illegible]

تفصیل [illegible]

نمبر [illegible]	ضلع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نمبر [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]				[illegible]	۱
					[illegible]	۲
					[illegible]	۲
					[illegible]	۱
					[illegible]	۱
					[illegible]	۱
					[illegible]	۱
					[illegible]	۱
					میزان ۹۱	۱۳

[illegible] | مہر عدالت

پیشتر بولان اخبارات روزانہ ... [illegible]
وقت بہت تھوڑا ہے جب ضرورت ہے ہمت اور
تم سے التجا ہے کہ میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ
آپ صحیح سلامت ہیں ہمارے دعا قبول ہوئی ہے کہ
... [illegible] کا خلاصہ ... قتل و غارت گری
... جلتے ہوئے ... اطمینان حاصل ہو گئے۔
ایک ... سرد ... اور سب ... کے
... کا غدر ... آرڈیننس کا شکوہ ...

غیر ہندو مسلمانوں کی جنگ تو ہر کہیں کی خوش قسمتی
سے بار بار ہوتی رہی۔ اب بھی ہوتی اور آگے چل کے
زیادہ ہو گی۔ کیونکہ باہمی حقوق طے کیے بغیر ...
پر مشتمل ... کا تجربہ بھی ہوتا تھا۔ دونوں طرف کے
فساد ساختہ لیڈروں نے پہلے ہی سے اس
جنگ کی بنیاد تقریر و تحریر کے ذریعہ سے ڈال رکھی
تھی لارڈ ریڈنگ اور مالوی جی کے اتحاد نے اس کی
تعمیر میں ... پولیٹیکل ہندو کا ظلم صرف کیا تھا پہلے
ہیں اس ... زیادہ اہمیت کا رعب نہیں ...
... شکایت تمہارے ... تک پہنچنے کے
قابل ہے ... بعض حاکموں نے غدر کے دوران میں ...
مانگنے والوں سے کہا ... جاؤ سوراج ... کیا
کرنے سکتا ... سے کہو ... لوگوں کو قتل و غارت
ہوتے دیکھا اور ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہے۔ جب
فتنہ کی چیخ کی ... خود ... گنہگار اور
بے گناہ آدمیوں کی گرفتاری کا فرض ... ادا کیا
... کا سلسلہ ... جاری ... ہے ...
تمہیں ان حکام سے ضرور پوچھنا چاہیے کہ اگر ...
امن قائم کرنے کا ذمہ دار ہے تو پھر تمہاری کیا ضرورت
ہے۔ عہدے سے ہٹ جاؤ۔ ... وردی ...
... انتظام کرے گا حالانکہ کا ...
بیچارے کا خون دیکھ کے دم نکل جاتا ہے اگر خون دیکھ
کے دم نہ نکلتا ... کی حالت آج ... ہوتی اور
خدا ہی جانے کہاں ... پہنچا۔ پھر بھی شاید
اس کے ... اس فتنہ و فساد کا انتظام ان حاکموں
سے بہتر کر لیتے جو ... تنخواہ لیتے اور اس
قسم کا مشورہ دینے کے علاوہ کوئی فرض ادا نہیں کرتے

اب بھی آرڈیننس پر لگتے ہیں جیسے تمہاری
آخری بات کا انکار کرنا بیجا نہ ہو گا۔ تیری جان ... نے
... کیا۔ کیا معنی کہ برطانیہ اپنی غرض کو
ہندوستان کے دشمنوں یا دوستوں سے یارانہ ...
... دشمنی ہی رہتی ہے اس دوستی یا دشمنی کو ہندوستان
سے کوئی علاقہ نہیں ہندوستان اگرچہ کہتا ہے کہ

تمہیں چاہوں تمہارے چاہنے والوں کو بھی چاہوں
مرا دل پھیر دو مجھ سے یہ جھگڑا ہو نہیں سکتا

تو بالکل سچ کہتا ہے۔ محبت کا آئین یہی ہے عشق
کی بیماری ایک ہی کی طرف سے ... عشق
... ایک وقت روسیوں سے اور ...
سے بگاڑ تھا۔ ہندوستانیوں کی محبت میں ...
... دنیا ... ہو گیا تھا ... ایران کے معاملے
میں انگریزوں سے ... ہندوستانیوں نے
... ایران کی تباہی پر روسیوں کو
گالیاں ... تو ... معلوم ہوا ہے
شہر کے بعض بڑے بڑے آدمیوں پر حاکموں نے
آنکھیں نکالیں۔ اب پھر ... ہے روسی پھر
آنکھوں میں خار کی طرح کھٹک رہے ہیں۔ تو ...
صاحب تم لوگوں کی دوستی یا دشمنی کا اثر ہندوستان
پر کیوں پڑے؟ تم جانو تمہارا کام جانے۔ اگر یہی
منظور تھا تو آنے والے وائسرائے کے سر پر آرڈیننس
کو ... رہا ہوتا۔ ... بھگت لیتا ...
کے لیے یہاں تم اور ہم۔ آخری وقت یہ بدنامی کا
... تمہارے ... اچھا نہیں لگتا۔ بالکل منطق
کے خلاف۔

اس وقت جنگی دوستی برطانیہ کو منظور معلوم ہوتی
ہے وہ افغانستان ہے اور ... کی حکومتیں
ہیں۔ افغانستان کو بغیر سود کا قرضہ دیا جا رہا ہے
جس کی وجہ بڑے بڑے عقلی لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتی
آخر ہندوستان کہاں کا حاتم ... ہے جو اپنے
گھر میں اندھیرا رکھے اور دوسروں کو ... قرضہ دیتا
پھرے؟ مگر ہو گی کوئی مصلحت۔ ہمارے نزدیک
تو اس قسم کی دوستی اہل ہند کے حق میں کوئی اثر
نہیں رکھتی۔ رہی ... سے ... کی ضرورت

تو دوستی آگے چل کر ... ابھی ...
... نے ہندوستانیوں کے حق بُری طرح
غصب کیے ہیں اور ان کا انتقام لینے کے واسطے
ہندوستان بے چین ہے۔ مگر یہاں انگریزی ...
کے ... کس کے ... ہیں ... کا اس یار
کے خلاف ... ہے ...
دیکھ سکے اب تک ان کے خلاف جو کچھ کیا گیا وہ بھی
بے نتیجہ رہا۔ اب تم چاہتے ہو کہ ... اپنی زبان
بھی ... اور ... تو ملک ... کی حکومت اور
اور کسی خارجہ حکومت کے درمیان نفرت پھیلانے
کے جرم میں دھر لیے جائیں۔

... صاحب تم تو ہندوستانیوں کے بڑے
دوست بنتے تھے کیا یہ قانون دوستی کی علامت ہے؟
کہ جو کچھ بھی ہندوستان کے سر پر بیرونی ملکوں میں گزرتی
جاتی ہے مگر ہندوستانی اپنے ہونٹ سی لیں۔ ...
کہ تمہاری دوستی میں فرق آتا ہے؟ ایسی دوستی کو
دور ہی سے سلام ہے۔ کیا کروں ...

اُردو صحافت میں شاندار انقلاب

روزنامہ ہمت ... پہلا اُردو اخبار ہے جس نے ...
... کی طرح ... فروری ... سائز ... اضافہ کیا ...
اس وقت ... آٹھ صفحے ... کی ...

ہمارا فرض

ہم نے اردو صحافت کا معیار بلند کرنے میں اپنا فرض ادا کر دیا
... عظیم الشان قربانیاں برداشت کرنا پڑیں اب

پبلک کا فرض

ہے کہ ... ہاتھوں ہاتھ ... تازہ ترین خبروں کا اس ...
ذخیرہ ... مقالات کی ...
... پہلے ہی سے مشہور ہے۔

مشتہرین کے لیے نادر موقع

... کامیابی کی ضمانت ...
کی فہرست ... سلطنت ...
... مشتہر ...
... آپ کو خود معلوم ہو جائے گا کہ ہمت میں
...

منیجر ہمت

فرصت بھی مرد ہی نہیں ۔ بلکہ بوقت فرصتی وہ روتی
حقوق کی چاٹ میں گلے مرنے پر آمادہ ہے ۔ اگر یہ
ذات شریفی کو کوئی بادہ ہے ۔ جیسے تمام قانون
قاعدوں کے توڑنے پر پہلی پڑی ۔ دوستی دوستی
۔ ۔ ۔ صاحب وہ بھی کوئی قوم ہے جیسے لوگ
ہو یا جو تمہاری دوست ہے ؟ میں تو کہتی ہوں ۔ ۔ ۔
کی دوستی ہی کیا ۔

منطق میں ہے کہ مبہم کا معین کرنا اور معین کا
مبہم کرنا بہت مشکل ہے (علم العلوم) یہ دونوں بیاں بھی
آن نکلا ہے ۔ گول مول کی باتیں بھی مبہم ۔ ۔ ۔ کی
راتیں بھی مبہم ۔ قانون کے الفاظ بھی مبہم فیصلے بھی
مبہم کوئی چیز معین نہیں ۔ دنیا بھر مبہم اور مہمل ہے
اسی طرح حکومت کی دوستی بھی مبہم ۔ اتنی خبر کرو کہ
مبہم اور مہمل کے کارن دیکھنا ملک بھر کا حال کیا
ہوگا وہ جوتیوں میں دال بٹے گی کہ دانتوں پسینا
آجائے گا ۔

مجھے افسوس ہے کہ جو زرگ تعیین الملک کہنے والے
ان میں اکثر دو رنگے منافق ہونگے ۔ دل میں کہیں گے
اچھا ہوا لاٹ صاحب تشریف لیگئے خدا نے یہ
دن کیا ان کے آتے ہی وہ مناسب انتظام پڑی
کہ جو گھر ماتم کدہ بن گیا اور زبان سے کہیں گے ۔ ہائے
ہائے ایسا خوش طالع نیک بخت خیر خواہ وائسرائے
تو چراغ لے کے ڈھونڈھنے سے بھی نہ ملے گا ۔ اے
حضور آپ تو جاتے ہیں ہم غلاموں کو کس پر چھوڑے
جاتے ہیں ۔ ہمیں بھی ساتھ لیتے چلیے ورنہ ہمیں
بقول ۔ ۔ ۔ کے مجرم کا لگ جائے گا ۔
خوب یاد رکھو کہ میں بھی جس سے ملتی ہوں صاف دل
سے ملتی ہوں ۔ میں اس وقت سے تم کو برابر خط لکھ رہی
ہوں جب سے تم نے اپنی ولایت کی تقریر میں لارڈ
ریڈنگ کے قدم بقدم چلنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا ۔
میں سچ کہتی ہوں کہ مجھے تمہارے جانے کا دل سے
افسوس ہے ۔ ۔ ۔ جاؤ ۔ خدا حافظ ۔ ۔ ۔
لاٹ صاحب یہ آخری خط ہے ۔ اب تو ۔ ۔ ۔
نئے وائسرائے سے کہوں گی ۔ اس خط کو ختم کرتی بھی
تو اخباری کاغذ میں ۔ ۔ ۔

مطالبہ نظر نہ آیا آخروں نے کانپور کے بلوے کی
تحقیقات کے بارے میں کیا یعنی ایک مسلمان ایک
ہندو ایک عیسائی گزیٹڈ چیف والا ۔ یہ تین جج
کانپور کے واقعات کی چھان بین کریں ۔ یہ مطالبہ
دور کر دیا گیا ۔

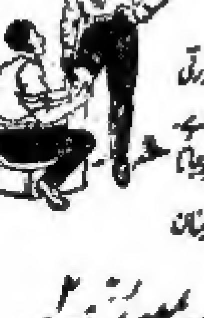
لاٹ صاحب بہت اچھا ہوا کہ یہ بات اوپ ہی اوپ
گزرا گئی ۔ اب ۔ ۔ ۔ نقصان ہے جو لوگ بدگمان
ہیں وہ اور بھی بدگمان ہونگے کوئی کہتا ہے
کہ لاٹ صاحب اگر ۔ ۔ ۔ کا نپور کی مقتولوں
کی جگہ ایک گورے جنٹلمین وار صاحب (سارجنٹ)
ہوتا تو ہندوستان کے خزانے سے لاکھوں روپیہ
تلپٹ کر دیے جاتے اور ایک ہی جگہ دس کو پھر
رسی کی موت مرنا پڑتا ۔ ہندوستانیوں کے خون
کی قیمت ہی کیا ہے ۔

کسی کا خیال ہے کہ صاحب اگر تحقیقات ہوتی تو
انتظامی خرابیاں حاکموں کی بے اعتدالیاں کی
غفلت و بیہودگی کا راز کھل جاتا ۔ ۔ ۔ بدنام
ہوتی اور وہی مثل ہو آتی کہ ایک تھے میاں انیسی
برسات کے دنوں میں کوٹھے کے پرنالے پر سوتے
بیٹھے ۔ پانی برس رہا تھا وہ چھجے کے نیچے کوئی
راہگیر پانی سے پناہ لینے کے لئے کھڑا ہوا تھا ۔
میاں انیسی نے اسے دیکھتے ہی موت کی دھار
روک لی اور چپ بیٹھ گئے جب گھنٹا بھر گزر گیا
تو راہگیر نے کہا کہ حضرت آپ کیوں حاجت سے
فارغ نہیں ہوتے ۔ میں بہت دور کھڑا ہوں مجھ پر
چھینٹیں نہیں پڑیں گی ۔ انیسی صاحب پینک بھری

شکایت دادگیر کو کیا اور بعلا کے ہونے معقول !
ہی معقول اور تو وعدہ پکا کیے جاتے آتے ہو تم ۔
کیا بیوقوف بنا جاہے ۔ ۱۰ ماہ میں نے سیکڑوں ہی
دیکھ ڈالے ۔
حکومت نے بھی تکا سا جواب دے دیا ۔ ۔ ۔ ہو تم !
معقول ! ہمیں تحقیقات کی دھار اوروں اور جو
معترضین کے واسطے کند بنا دیں گیا ایسے بیوقوف
کوئی اور ہونگے کہ یوں اپنی خوش انتظامی کا
بھید بازار والوں سے کریں ۔
بھلا سو جو تو سہی ۔ بدگمانوں کو اس قسم کی
بادہ گوئی کی گنجائش دینا عقلمندی ہے ؟ ۔ ۔ ۔
نہیں ۔ ہرگز نہیں ۔ اگر تمہارے انتظام میں کوئی
خامی نہیں ، تو میری جان ! دیرینہ کرو ہونے دو تحقیقات
رو پیسہ جو خرچ ہو کرلو ۔ کبھی دنیا وہیں کی اوقات
نہیں رو پیہ لٹکتے ہوئے چمک دار نئے طرح کے
تو ہیں بھی تنخواہ آتے ہیں اس جتھے میں آخر کوئی
اچھا رخصت سلام ۔ کہا سنا معاف کرنا ۔ فقط ۔
راقمہ
تمہاری خیر خواہ منطق آرا بیگم

استبصار

اگر کسی صاحب کو اس بات کا یقین نہ آئے تو
دیر اودھ پنچ سے دریافت کرکے اپنا اطمینان کر سکتے
ہیں کہ راقم السطور رشید ادیب ہے نہ ادیبوں کا قدردان
اور نہ ادیبوں کی فہرست میں نام لکھوانے کا آرزومند ۔


ہوا اور سردی سے ہوتی ہوئی تکلیف اور درد کی پریشانی کو سنتے ہوئے کافور کی
دنیا میں عجیب ایجاد کردہ علاج
آدمینس پیاپرس سالو رجسٹرڈ
آپکی تکلیف اور درد فوری ختم ہوجاتا ہے ۔ اور آپ جلد ہی آرام پا سکتے ہیں ۔ یہ قدرتی
جڑی بوٹیوں کا مرہم ہے ۔ ۔ ۔ نسوں کی جگہ پر اثر کرکے فوری آرام کر دیتا ہے
۔ ۔ ۔ اسکے استعمال سے ۔ ۔ ۔
ہر ایک قسم کے درد کے واسطے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
کے لیے ہر کار آمد ہے ابھی فوراً طلب کریں ۔
پتہ : ۔ انگلو انڈین ڈرگ اینڈ کیمیکل کمپنی جامع مسجد بمبئی نمبر ۲

اس ایڈیٹر قبلہ جناب صاحب احیاء العلوم بہرۂ آبادہ کیسی سے پوچھتے ہیں کہ کیا ٹھہرایا۔ اس بنا پر اس اخبار کے متعلق اودھ پنچ کے ایڈیٹر صاحب سے چند دلائل پیش کرنے کے بعد قول فیصل چاہتا ہوں جو ایک لکھنوی رسالے کے مارچ نمبر میں استفسار کے عنوان سے صفحہ ۴۲ پر شائع ہوا ہے۔ اس استفسار اور فتوے کا خلاصہ یہ ہے کہ غالب کے اس مصرعہ میں :-

عرصہ ہوا ہے دعوت مژگاں کیے ہوئے

"عرصہ" بمعنی زمانہ غلط استعمال ہوا ہے۔ مفتی صاحب کا یہ ہے کہ جو بزرگ مرزا غالب کے مصرع میں "عرصہ" کو بمعنی زمانہ غلط خیال کرتے ہیں وہ صرف عربی خواں ہیں اُردو کی حقیقت سے بے خبر ہیں"

میں یہاں تک تو مفتی صاحب کی رائے سے اتفاق کرتا ہوں کہ میرزا نے "عرصہ" کو "زمانہ" کے معنی میں صحیح اور بالکل صحیح استعمال کیا ہے۔ اُردو میں برابر کہتے ہیں کہ مجھے آئے ہوئے یا آئے ہوئے عرصہ گزر گیا ہوا [illegible] عرصہ ہوا فارسی میں بھی بیری [illegible] سے عرصہ زمانے کے معنوں میں نہیں گزرا [illegible] ہوں لیکن ایک سخت بات یہ ہے کہ [illegible] بھائی خشنوی صاحب [illegible] زمانہ [illegible] اور وہ فرہنگ [illegible] ملاحظہ ہو [illegible] مکانی [illegible] زمانہ دیر وقفہ۔ بہرحال اس کا فیصلہ کوئی مستند عربی داں کر سکتا ہے کہ صاحب فرہنگ نے جو معنی لکھے آیا وہ سب صحیح ہیں یا غلط اگر صحیح ہیں تو اس لفظ کو "مدت" ہی کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں ورنہ وہ "عرصہ" اور "آب رواں" کی طرح اُردو ہے اور "عرصہ" "مدت" کبھی نہ کہیں گے۔

یہاں تک تو خیر قریب قریب اتفاق کی باتیں ہیں لیکن اسکے بعد مفتی صاحب نے جو فتویٰ دیا ہے افسوس کہ اس سے میں اس وقت تک اتفاق نہیں کر سکتا جب تک مدیر اودھ پنچ اپنا قول فیصل نہ

کہ دیں۔ مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ

"دیر" اس لفظ کا اطلاق گھنٹوں پر ہو سکتا ہے۔ مثلاً کوئی کہے کہ مجھے یہاں آئے ہوئے دیر ہوئی تو سننے والا یہی سمجھے گا کہ زیادہ سے زیادہ کچھ گھنٹے گزرے ہوں گے۔ میری ناقص رائے میں دیر کے لیے گھنٹوں کا تعین ضروری نہیں فارسی میں دیر بالکل زمانۂ دراز کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ رودکی کا مصرعہ ہے (بیت):

اے بجاما شاد باش و دیر زی

اگر دیر زی کے معنے دو چار گھنٹے یا کچھ گھنٹے کے ہوتے تو شاید غریب رودکی آتنی دیر بھی زندہ نہ رہ پاتا۔ شاید عرفی کا مصرع ہے (بیت):

دیر زیست کہ آوازۂ منصور کہن شد

یقینی طور پر کہہ نہیں سکتا کہ شاعر نے "دیر زیست" لکھا ہے یا "عمر زیست"۔ بہر حال اس مثال کو واپس لیجیے۔ مگر یہ تو ضرور عرض کروں گا کہ دیر کے لیے تعین وقت ضروری نہیں ہے کسی [illegible] اُردو شعر یاد آ گیا وہ بھی [illegible] لیجیے :-

[illegible]

[illegible]

یعنی یہاں دیر کے معنی "چند گھنٹے" کے تو ہرگز نہیں ہو سکتے۔ مفتی صاحب فرماتے ہیں۔

"عرصہ" کا اطلاق مہینوں پر ہو گا۔ مثلاً کوئی پوچھے کہ آپ آج ہی آئے ہیں یا دو چار دن گزر گئے اور [illegible] کہ عرصہ ہوا۔ تو اسکا مفہوم یہ ہو گا کہ جو زمانہ [illegible] کر کے دریافت کیا گیا ہے اُس سے زیادہ

زمانہ گزر گیا ہے یعنی دنوں کی تردید میں ہفتے اور ہفتوں کی تردید میں مہینے"

میرے خیال سے "مہینے" کے بعد والا جملہ مفہوم ہو جانا چاہیے۔ اصل میں یوں کہ سکنڈوں کی تردید میں منٹ اور منٹوں کی تردید میں گھنٹے اور گھنٹوں کی تردید میں پہر اور پہروں کی تردید میں دن اور دنوں کی تردید میں ہفتے اور ہفتے کی تردید میں مہینے اور مہینوں کی تردید میں برس اور برسوں کی تردید میں صدیاں اور صدیوں کی تردید میں قرن!!

مگر معلوم ہوتا ہے کہ مفتی صاحب نے غالب کے ابتدائی چار شعر غور سے نہیں پڑھے ورنہ انھیں معلوم ہو جاتا کہ مدت اور عرصے کا جو فرق اُنھوں نے لکھا ہے۔ اُس کا غالب کے اشعار سے تو پتا نہیں چلتا ؎

(۱) مدت ہوئی ہے یار کو مہماں کیے ہوئے
جوش قدح سے بزم چراغاں کیے ہوئے

(۲) کرتا ہوں جمع پھر جگر لخت لخت کو
عرصہ ہوا ہے دعوت مژگاں کیے ہوئے

(۳) پھر وضع احتیاط سے رکنے لگا ہے دم
برسوں ہوئے ہیں چاک گریباں کیے ہوئے

(۴) پھر گرم نالہ ہائے شرربار ہے نفس
مدت ہوئی ہے سیر چراغاں کیے ہوئے

ان اشعار کو خواہ ماضی قریب کی کہانی کہیے خواہ ماضی بعید کا قصہ لیکن ان سے یہ پتا چلنا تو دشوار ہے کہ

"یار کو مہماں کیے ہوئے اور جوش قدح سے بزم چراغاں کیے ہوئے کو برسوں گزر گئے اور دعوت مژگاں کرنے کو



اوٹو دل بہار ۔ ٹرڈ

سیکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں پھولوں کی دلکش مہک یعنی باغ کا باغ ہر یالی خوشبو عطر ہوا با خاکی پہنے

آپ نے کبھی استعمال کیا ہے [illegible] استعمال اسکے چند قطرے [illegible] رومال [illegible] طبیعت باغ باغ ہو جاتی ہے۔ مجلس محفل میں طبیعت کو نہایت خوش کرنے والا [illegible] خوشبو والا یہ عطر ایک دفعہ استعمال [illegible] قیمت [illegible] نصف اونس [illegible] ایک اونس ایک روپیہ [illegible]

[illegible]

صرف ۱/ کا ٹکٹ آنے سے نمونہ کی شیشی مفت روانہ کیجاتی ہے

پتہ: - انگلو انڈین ڈرگ اینڈ کیمیکل کمپنی جامع مسجد بمبئی نمبر ۲

حیثیتوں ہوسکتے اور کسی کے در پردہ سے رہتے کہ کچھ
کر گئے ہوتے۔ لیکن وہ ایک ہی زمانے کو ذکر چھیڑ خواہ
اِس کتنی ہی مدت کیوں نہ گزری ہو۔ چاند شعر مرزا کے پڑھ
پڑھ جائیے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ میرزا مدّت در حقیقت
اور بہ حسن میں کوئی خاص امتیاز نہیں فرماتے بلکہ
اُنھیں ایک دوسرے کا مرادف سمجھتے ہیں۔ آخر میں
مفتی صاحب فتویٰ دیتے ہیں کہ

"مدّت زمانہ دراز کے مفہوم کو ظاہر کرتا ہے۔"

بیشک صحیح۔

ہم مدّتیں گزریں تپ جب پاس تم نہ آئے

خدا کرے کہ میں اہلِ زبان ہوں اور ایسے تناور
ما انگریز صاحب کرنے کے خیال میں پڑوں لیکن میں نے
اہلِ زبان کو تھوڑی بات کی مدّت اور تھوڑی ہی مدّت
وغیرہ کہتے سنا ہے جس سے اُن کا مفہوم نہایت قریب
ہوتا ہے۔ خود بھائی عثمانی صاحب کے متعدد خطوط
میں میں یہ دکھا سکتا ہوں اسکے بعد مجھ سے ایک بات
اُردو سے بیگانہ کے لیے یہ جاننا اور سمجھنا بہت مشکل
ہے کہ میں کس کی تقلید کروں۔ آخر میں مفتی صاحب کے
اِس فرمان کو میں غلط لغتہً تسلیم کرتا ہوں کہ

"تنقید نہایت لطیف اور نازک فن ہے جس کے
لیے علم ضروری کے علاوہ صلاحیت کار بھی لازم
ہے۔ جو قدرت کا خاص عطیہ ہے۔ اور ہر ایک کے
بس کا نہیں ہے"

راقم

[illegible]

سوال کار کیا ہوس خراب کیا

جواب۔ صحیح ہے کہ عرصہ دراز اہلِ زبان
جیسے اہلِ ہند بمعنی دیر یا بمعنی مدت استعمال
کرتے ہیں۔ بدون عطف و اضافت بے تکلف استعمال
فرمائیں انشاء اللہ کچھ ضرر نہ ہوگا۔

مفتی صاحب نے بھی جواب صحیح دیا ہے صرف
ترتیب جواب کی گڑبڑ ہو گئی ہے اور مستفید کا کلام
غور طلب ہو گیا ہے۔

[illegible] کشادگی میدان ہے۔

زمانہ کرتا ہو بھی ہوتا ہے وہ مرز بھی یعنی ایک عرصہ
سے کر رہا ہے لیکن مفتی صاحب نے یہاں ایک مدت
جواب میں علاوہ ازیں [illegible] غور سمجھئے وہ بھی
غلط لہٰذا آپ سے مشتق میں [illegible] جب حسین مشکل
ہو تو قرار دی سے اسکا لفظ معلوم ہو جاتا ہے۔ یہی آپ
بھی فرماتے ہیں مفتی صاحب بھی اگر وہ بیان سے کلام
لے کے یہاں لکھ دیتے۔

"عرصہ بمعنی مدت قصیر ہو یا طویل" اُردو ہے
یا بمعنی وضاحت فارسی یعنی عطف یا اضافت سے بھی۔
تو مطلب میں گنجائش ہوتی۔ شکسپیر کی فرہنگ میں
عرصہ کے تمام معانی لکھ دیے ہیں خواہ وہ اردو ہوں یا
عربی۔ "دیر یا مدت" کے معنی میں جب اُردو والوں
نے اسے لیا تو وہ سمجھتا کہ اُردو میں "عرصہ" کے
جو مشہور معنی لیے جاتے ہیں اُنھیں بھی لکھ دے۔
اِس سے بحث کرنا اُسکے فرض سے بالاتر ہے۔

مرزا غالب مرحوم نے بھی عرصہ بمعنی وسعت
و عطف نظم کیا ہے۔ اُردو کے محاورات کوئی غلطی نہیں کی
بمعنی مدت استعمال کرتے وقت مساحت نہ ظرف
زمان و مکان میں خود ہی غلط بحث کر دیا۔ رواج
پا جانے کے بعد کشادگی میدان (ظرف مکان) بھی
کہا ہے خود مسلم اور مدت یا دیر (ظرف زمان) بھی مسلم
بالخیر و السلامت۔

خاکسار ایڈیٹر

استفسار

مہربان بندہ جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم
مہربانی فرما کر لفظ ورغلانا کے متعلق اپنی تحقیقات
شائع فرمائیے۔ مصدر ورغلانا ہے اور ماضی ورغلا
یا ورغلانا مصدر ہے اور ماضی ورغلایا۔ دوسرا
استعمال جہاں تک مجھے معلوم ہو سکا ہے پنجاب سے
شائع ہونے والے [illegible] کا اخبار [illegible] اور حقیقت بھی
اِسی کی پیروی کرتا ہے اور دوسرے مقامات بھی
ورغلا سمجھ کر اسی کو صحیح سمجھتے ہیں کیا واقعی یہ صحیح
سمجھا جاتا ہے؟ والسلام۔ محمد رحمت اللہ قادری [illegible]

جواب۔ علیکم السلام۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ [illegible]
مصدروں سے [illegible] مصدر فارسی کے اُردو میں بھی آ
گئے اور اُنکے مشتقات نے بھی اُردو کے مشتقات
کی صورت اختیار کر لی۔ مثلاً:۔ فرمودن سے
فرمانا۔ فرمایا وغیرہ۔ کردن کرنا کرتا۔ کیا [illegible]
ایک عام لفظ ہے قابل تعلیم شخص کے واسطے ایک
لفظ کی ضرورت [illegible] سے اُنھیں [illegible]
کوئی دوسرا لفظ [illegible] "ورغلانا" کا
ڈال دیا [illegible] فرمودن کے مرادف کوئی لفظ اردو
میں تھا ہی نہیں تو اُس کا ترجمہ آنا لا کر کے
اُس سے صیغہ مشتق کر لیے۔

یا صیغہ گردانیدن کا [illegible] ہم نے بھی کوئی لفظ نہ تھا
کو گردانا اور گردانا وغیرہ کہنے لگے (دیکھا
طلبانِ مکتب) مگر وہ غلطیدن خود فارسی میں بہت کم
مستعمل ہے۔ [illegible] ہم معنی الفاظ اردو میں موجود ہیں
بہکانا۔ بچکانا۔ ورغلانی پر ابھارنا۔ آمادہ کرنا۔
سکھانا پڑھانا وغیرہ اور دوسرے طریقوں سے بھی یہ مفہوم
ادا ہو سکتا ہے۔ پس ضرورت اس غیر فصیح لفظ کے
قرض لینے یا غصب کرنے کی نہیں۔ غلط ہو تو بھی
بندہ اسے کبھی اختیار نہ کرے گا۔ بس یہی جواب ہے۔

المختصرات

معلوم نہیں بڑے حاجی صاحب نے لنگوٹی کھینچے
کھینچے کا فن کہاں سے سیکھا ولایت سے یا قادیان سے
[illegible] لنگاروں اور [illegible] کی بیک سے [illegible]

[illegible]

اب [illegible]

واہ جناب خلیفۃ المسلمین آپ تو سب گُنوں پورے نکلے
بچوں کے واسطے لنگوٹی کھسوٹنے کی [illegible] کا
ٹھیکہ ابھی نہ [illegible] ایسا ہم [illegible] المال۔

کتنی کتابیں [illegible] آئی ہیں۔ فرصت اور
مہلت درکار ہے۔

آفتاب کے نقطہ اعتدال ربیعی میں داخل ہوتے ہی
مزاج میں بے اعتدالی پیدا ہو گئی کیا سچ ہے یہی نتیجہ
ہے کہ ہر وقت پیرہن بدل جاتا ہے۔ دل [illegible] تو سب کچھ ہے

آزمودہ گورنمنٹ ہند سے رجسٹری شدہ

سدھا سندھو

حسب ذیل امراض کی تیر بہدف دوا ہے۔ جو گرہست گھر میں جا سے جس وقت پیدا ہو سکتے ہیں۔ مثلاً ہیضہ۔ کھانسی۔ درد شکم۔ سنگرہنی۔ اسہال۔ پیٹ درد۔ قے۔ دست۔ جی متلانا وغیرہ ایسے ہی امراض کی بغیر کسی الزام کے دوا ہے قیمت فی شیشی ۸ محصول ایک سے دو تک ۶ ہر بچوں کا تندرست رہنا خوش و خرم رہنا والدین کے فخر وتسلی کا باعث ہے اس لئے آپ اپنے بچوں کو۔

بال سدھا

پلائیے۔ ایسی میٹھی خوش ذائقہ دوا کے پینے سے بچے موٹے تازے تندرست اور طاقتور رہتے ہیں چہرہ پر سرخی اور رونق آجاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ محصول ۸

دو دروج کیسری

یعنی داد کی دوا

بغیر کسی قسم کی جلن و تکلیف کے داد کو جڑ سے نیست و نابود کرنے والی یہی ایک دوا ہے قیمت فی شیشی ۸ محصول ایک سے دو تک ۶ ہر ایک درجن خریدنے پر قیمت ۴ محصول معاف۔

ہماری ادویات سب دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں

منگوانے کا پتہ سکھ سنچارک کمپنی متھرا

ہانگ کانگ کو آرسی کیا ہے؟

اگر آپ اشتہاری ادویات وعطائی نسخہ جات کے علاوہ خود ساختہ طبیبوں کے ہاتھوں اپنی کمائی گنوا کر صحت سے مایوس ہو چکے ہیں اور اس عالم یاس میں کامیابی حاصل کرنا یا شفا خانہ کے مشورہ کے متلاشی ہیں اگر آپ نامور تجربہ کار کامل الفن اور حاذق اطبا کے مشورہ سے بلا دام فیس فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ لکھ کر دواخانہ معدن الادویہ کی جدید فہرست طلب فرما کر فائدہ اٹھائیے اور دوسرے بھائیوں کو بھی نفع پہونچائیے تمام خط وکتابت صیغہ راز میں رہتی ہے۔

المشتہر: منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریا اسٹریٹ لکھنؤ

طلسمی پریس

چونکہ یہ پریس کسی خصوصیت کا پابند نہیں اور نہایت ہی آسانی سے اس سے ہر شخص ہر زبان میں چاہے معمولی کاغذ پر تحریر کی کاپی لے سکتا ہے یعنی صرف ایک منٹ میں بہت سا کام چھاپ سکتا ہے ہر محکمے کے حکام اور ہر شخص کے واسطے موجودہ ہی ممکن ہے امتحان کے پرچے وغیرہ خطوط سرکلر وغیرہ کے چھاپنے کے لئے نہایت مفید ہے۔

[illegible]

پتہ:۔ منیجر طلسمی پریس شہر میرٹھ

فرشتہ بہشت کا پیغام

بیماری اور کمزوری کی زندگی بھی دوزخ کی سی تکلیف رساں ہے۔ اگر آپ بیمار اور کمزور ہیں تو آتشک نمبر کی گولیاں استعمال کریں۔ یہ گولیاں فرشتۂ بہشت کا کام کریں گی جسم میں خون صاف اور پیدا کرتی ہیں۔ جریان جنسی سرعت انزال۔ رقت منی وغیرہ کی تکلیف سے نجات دلا کر اعلے درجہ کی طاقت و توانائی وقوت مردمی عطا کرکے لذت دنیوی سے مالا مال کر دیں گی۔

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ پانچ ڈبیہ چار روپیہ علاوہ محصول ڈاک

ویدشاستری رام نگر کا شیم اوارہ

ایجنٹ:۔ اندر چند اینڈ کو چوک لکھنؤ

شاہی سرمہ

(تیار کردہ پریم بھائی ڈاکٹر موتی لال صاحب)

اس سرمہ میں عجیب وغریب صفت ہے کہ تندرست آنکھوں کی روشنی بڑھ جاتی ہے اور آنکھوں کے ہر قسم کے امراض کو دور کرتا ہے۔ ضرور امتحان کر کے دیکھئے قیمت فی شیشی ۸ آدھ درجن کے خریدار کو محصول ڈاک معاف ایک درجن کے خریدار کو ایک شیشی مفت و محصول ڈاک معاف۔

ملنے کا پتہ:۔ سری پت سہائے سوامی نگر نمبر ۲ دریال باغ۔ آگرہ

سورا جیہ مل گیا

ترقی و سرعت تک فائدہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ آپ اصول تجارت سے واقف ہو کر اپنے پاؤں پر کھڑا نہ ہوں اس لئے ضرورت ہے کہ غیر ممالک کی طرح کوئی سیدھا راستہ طلب کریں آپ کا مقصد برلش ہوم لمیٹڈ کا صرف ایک حصہ یا اس سے کم روپیہ خریدنے سے پورا ہوگا جو ہر سال کا قابل ادائیگی ہے۔ آسان منافع معقول نفع طلب کر کے معقول تنخواہ کی ملازمت درکار ہے تو مطلب کر نقد ضمانت ضروری نہیں ہے۔

برلش ہوم لمیٹڈ بمبئی ۹

برانچ کلکتہ

برانچ امین آباد

اگر آپ کو

تمباکو خوردنی کا شوق ہے تو ضرور جدید فہرست ۱۹۳۱ء معہ نمونہ تمباکو خوردنی پتہ ذیل سے مفت طلب فرمائیے۔

المشتہر:۔ مقتدا خاں اقتدا خاں تاجر تمباکو لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۳۱ء — رجسٹرڈ نمبر اے ۸۳ — جلد شانزدہم

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے بیچ بیچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانۂ حال تک صدہا اساتذۂ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب میں کھینچ دیا ہے

استاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں اُنسے نقل کی گئی ہیں ملاحت یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیئے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں ان کے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے اُستادوں کا سرمایۂ ناز اسمیں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ محصول ڈاک ہر حال بذمہ خریدار۔ — منیجر اودھ پنچ لکھنؤ